تقریر

احمدی خواتین ایمان کی محافظ ہیں

کئے جو تم نے ہیں وعدے لجنہ اماء اللہ
پورے کرنے ہیں وہ سارے لجنہ اماء اللہ
کام بہت ہیں سپرد تمہارے لجنہ اماء اللہ
پلان کرلو ابھی سے سارے لجنہ اماء اللہ

میری بہنو! میرا موضوع سخُن ہے **"احمدی خواتین ایمان کی محافظ ہیں"**

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نیک عورتوں کی صفات کے بارہ میں فرماتا ہے:

مُسۡلِمٰتٍ مُّؤۡمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ

(التحریم:6)

مسلمان، ایمان والیاں، فرمانبردار، توبہ کرنے والیاں، عبادت کرنے والیاں، روزے رکھنے والیاں۔

سامعات! احمدی خواتین اپنے ایمان وایقان کے لحاظ سے دنیا میں ایک الگ مقام اور پہچان رکھتی ہیں اور دراصل یہ مقام ان کو اپنے اس روحانی اتصال سے نصیب ہوا ہے جو ان کا صحابیات رسول ﷺ سے ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لا کر **"صحابہ سے ملاجب مجھ کو پایا"** نے ان کے ایمان کو بھی صحابہ کے رنگ میں رنگین کر دیا ہے۔

ہر احمدی خاتون یہ عہد کرتی ہے کہ

اَشۡهَدُ اَنۡ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِيۡكَ لَهٗ وَاَشۡهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهٗ

میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنے مذہب اور قوم کی خاطر اپنی جان ومال، وقت اور اولاد کو قربان کرنے کے لیے ہر دم تیار رہوں گی اور سچائی پر ہمیشہ قائم رہوں گی اور خلافت احمدیہ کے قائم رکھنے کے لیے ہر قربانی کے لیے تیار رہوں گی۔ (ان شاء اللہ)

یہ عہد دوہرانے کے بعد ہم دیکھتے ہیں کہ ہماری مائیں، بہنیں، بیٹیاں کس طرح اپنے عہد کو پورا بھی کرتیں ہیں۔

میری پیاری بہنو! چند پھول میں نے آج آپ کے لئے اور اپنے لئے جمع کئے ہیں۔ آئیں! ان پھولوں کی مہک سے لطف اندوز ہوں۔

ہر انسان سب سے پہلے اپنے والدین کی طرف دیکھتا ہے۔ میں نے سب سے پہلے ایمان کی پختگی کا اندازہ کرنے کے لئے اپنی ماں کو ہی دیکھا۔ اُس ماں کو جو میری بھی ماں ہیں اور آپ کی بھی ماں ہیں یعنی ام المومنین حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا۔

جب حضرت مرزا مبارک احمد صاحب کی وفات ہوئی اس وقت حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا نے جو صبر و رضا کا نمونہ دکھایا اس کے متعلق محمود عرفانی صاحب لکھتے ہیں کہ حضرت اُمّ المؤمنین نے اس وقت فرمایا:

"میں خدا کی تقدیر پر راضی ہوں"

جب اس طرح آپ نے اس امتحان کو قبول کر لیا تو آسمان پر حضرت اُمّ المؤمنین کے اس امتحان کا رزلٹ بذریعہ وحی الٰہی نازل ہوا۔

"خدا خوش ہو گیا!"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ الہام جب حضرت اُمّ المؤمنین کو سنایا تو آپ نے فرمایا:

"مجھے اس الہام سے اس قدر خوشی ہوئی ہے کہ دو ہزار مبارک احمد بھی مر جاتا تو میں پرواہ نہ کرتی۔"

(سیرۃ حضرت سیدۃ النساء ام المؤمنین نصرت جہاں بیگم صفحہ 269)

میری بہنو! دوسرا موقع بھی حضرت اماں جان کی زندگی کا ہے کہ جب محمدی بیگم والی پیشگوئی کے پورا ہونے کے لئے رو رو کر دعائیں کر رہیں تھیں حضرت عرفانی کبیر نے آپؓ کے الفاظ نوٹ کئے ہیں کہ فرمایا:

"آپ نے بارہا خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہا کہ گو میری زنانہ فطرت کراہت کرتی ہے۔ مگر صدق دل اور شرح صدر سے چاہتی ہوں کہ خدا کے منہ کی باتیں پوری ہوں اور ان سے اسلام اور مسلمانوں کی عزت اور جھوٹ کا زوال و ابطال ہو۔"

(سیرۃ حضرت سیدۃ النساء ام المؤمنین نصرت جہاں بیگم صفحہ 219)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر کسی جزع فزع کا اظہار نہ کرنا اور خدا کے حضور صرف یہی عرض کرنا

"اے خدا! یہ تو ہمیں چھوڑ چلے ہیں پر تو ہمیں نہ چھوڑیو۔"

(سیرۃ حضرت سیدۃ النساء ام المؤمنین نصرت جہاں بیگم صفحہ 362)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"یہ جو رات دن مسلمانوں کو کلمہ طیبہ کہنے کے واسطے تحریص اور تاکید ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ بغیر اس کے کوئی شجاعت پیدا نہیں ہو سکتی۔ جب آدمی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہتا ہے تو تمام انسانوں اور چیزوں اور حاکموں اور افسروں اور دشمنوں اور دوستوں کی قوت اور طاقت ہیچ ہو کر انسان صرف اللہ تعالیٰ کو دیکھتا ہے اور اُس کے سوائے سب اُس کی نظروں میں ہیچ ہو جاتے ہیں۔ پس وہ شجاعت اور بہادری سے کام کرتا ہے اور کوئی ڈرانے والا اس کو ڈرا نہیں سکتا۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ 259، ایڈیشن 1988ء)

یہ عشق و وفا کے کھیت کبھی خوں سینچے بغیر نہ پنپیں گے
اس راہ میں جان کی کیا پروا جاتی ہے اگر تو جانے دو

میری عزیز بہنو! ذرا یاد کرو۔ اہلیہ حاجی میراں بخش، عالم بی بی، چراغ بی بی، جان بی بی، گلاب بی بی، زہرہ بی بی، انڈونیشیا کی دو خواتین اڈوٹ صاحبہ اور اونیہ صاحبہ، رشیدہ بیگم، مبارکہ بیگم، شریفہ شوکت، ڈاکٹر نورین شیراز۔ یہ وہ چند نام ہیں جنہوں نے اپنے خون سے اپنے ایمان کا ثبوت دیا۔

یہی نہیں کہ احمدی خواتین نے خود جانی قربانی دی بلکہ اپنے بیٹوں، بھائیوں، باپوں اور سہاگوں کی قربانی کے مواقع پر اپنے ایمان میں لغزش نہ آنے دی۔

لاہور کے دردناک سانحہ کے بعد ایک احمدی ماں کے بہادری کے جذبات کو جنابِ انصر رضا نے اس طرح پیش کیا ہے

نماز جمعہ کو پچھلے جمعے جہاں گئے تھے تمہارے بابا
اسی جگہ پہ نماز پڑھنا جہاں کھڑے تھے تمہارے بابا
نشان منزل نہیں ہے بیٹا نشان راہ ہیں یہ سرخ چھینٹے
وہاں سے آغاز تم کروگے جہاں رکے تھے تمہارے بابا

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:
احمدی مستورات قربانیوں میں ہرگز اپنے مردوں سے پیچھے نہیں ہیں۔ شہادت میں وہ بیویاں جو بیوگی کی زندگی بسر کرنے کے لئے پیچھے رہ جاتی ہیں اُن کے متعلق یہ گمان کرنا کہ ان کے خاوند ثواب پاگئے اور وہ محروم رہ گئیں، وہ آگے نکل گئے اور یہ پیچھے رہ گئیں یہ بالکل غلط خیال ہے۔ مردوں کی شہادت کی عظمت کے اندر ان کی بیواؤں کی قربانیوں کی عظمت داخل ہوتی ہے۔ ان ماؤں کو آپ کیسے بھلاسکتے ہیں جن کے بچے شہید ہوئے اور اللہ کی رضا کی خاطر وہ راضی رہیں اور بڑے حوصلے اور صبر کے نمونے دکھائے۔ ان بہنوں کو آپ کیسے فراموش کرسکتے ہیں جن کے ویر ہاتھ سے جاتے رہے۔ بہت ہی پیار سے ان کو دیکھا کرتی تھیں، بڑی محبت سے ان کا استقبال کیا کرتی تھیں اور جانتی ہیں کہ اب کوئی گھر میں واپس نہیں آئے گا۔ کون کہہ سکتا ہے کہ یہ خواتین، یہ بوڑھیاں، یہ بچیاں، یہ جوان عورتیں یہ ساری قربانیوں سے محروم ہیں اور صرف شہید ہونے والے قربانیوں میں آگے نکل گئے۔"

(خطبات طاہر جلد 5 صفحہ 436-440)

میری بہنو! احمدی خواتین نے اپنے ایمان کی پختگی کا ثبوت اشاعت اسلام کے لئے مردوں کو فکروں سے آزاد کر کے بھی دیا۔ اگر ایمان پختہ نہ ہو تو کیسے ممکن ہے کہ خدا کی راہ میں قربانی پیش کی جاسکے۔

ایک خاتون محترمہ سردار بیگم صاحبہ دختر شیخ محمد حسین صاحب سب جج زیرہ ضلع فیروز پور نے لکھا:
”مرد اکثر اوقات کسی نیک کام کرنے سے اس لئے بھی رُک جاتے ہیں کہ اُن کی عورتیں راہ میں حائل ہو جاتی ہیں۔ پیاری بہنو اور بزرگو! خبردار! اس کام کے کرنے میں ہرگز حائل نہ ہونا ورنہ جہنم کا منہ دیکھنا پڑے گا تم خود مردوں سے کہو کہ نکلو! اسلام کی عزت رکھنے کا وقت ہے ...جو بہنیں اپنے مردوں کو بھیجنے کے ذریعے سے مدد نہیں کر سکتیں وہ اپنے مال سے مدد کریں“

(تاریخ لجنہ اماء اللہ جلد اول صفحہ 111)

سامعات! ہماری احمدی خواتین نے جو مثالیں قائم کیں ان کی ایک جھلک حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے یوں پیش فرمائی۔ فرمایا:
”ہمارے کئی مربی ایسے ہیں جو دس دس پندرہ پندرہ سال تک بیرونی ممالک میں فریضہ تبلیغ ادا کرتے رہے اور وہ اپنی نئی بیاہی ہوئی بیویوں کو پیچھے چھوڑ گئے۔ ان عورتوں کے بال اب سفید ہو چکے ہیں لیکن انہوں نے اپنے خاوندوں کو کبھی یہ طعنہ نہیں دیا کہ وہ انہیں شادی کے بعد چھوڑ کر لمبے عرصے کے لیے باہر چلے گئے تھے۔ ہمارے ایک مبلغ مولوی جلال الدین صاحب شمس ہیں وہ شادی کے تھوڑا عرصہ بعد ہی یورپ چلے گئے تھے۔ ان کے واقعات سن کر انسان کو رقت آجاتی ہے۔ ایک دن انکا بیٹا گھر آیا اور اپنی والدہ سے کہا کہ امی ابا کسے کہتے ہیں؟ ہمیں پتہ نہیں ہمارا ابا کہاں گیا ہے؟ کیونکہ وہ بچے ابھی تین تین چار چار سال کے تھے کہ شمس صاحب یورپ تبلیغ کے لیے چلے گئے اور جب واپس آئے تو وہ بچے 17، 17، 18، 18 سال کے ہو چکے تھے۔ اب دیکھو یہ ان کی بیوی کی ہمت اور اس بیوی کی ہمت ہی کا نتیجہ تھا کہ وہ ایک لمبے عرصے تک تبلیغ کا کام کرتے رہے۔ اگر وہ انہیں اپنی درد بھری کہانیاں لکھتی رہتیں تو وہ یا تو خود بھاگ آتے یا سلسلے کو مجبور کرتے کہ انہیں بلا لیا جائے۔“

(محسنات صفحہ 122 تا 123)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:
”مجھ سے خدا تعالیٰ باتیں کرتا ہے اور مجھ سے ہی نہیں جو شخص میری اتباع کرے گا اور میرے نقش قدم پر چلے گا اور میری تعلیم کو مانے گا اور میری ہدایت کو قبول کرے گا خدا تعالیٰ اس سے بھی باتیں کرے گا... لکھا ہے کہ مسیح موعود کے ظہور کے وقت یہ انتشار نورانیت اس حد تک ہو گا کہ عورتوں کو بھی الہام شروع ہو جائے گا اور نابالغ بچے نبوت کریں گے اور عوام الناس روح القدس سے بولیں گے اور یہ سب کچھ مسیح موعود کی روحانیت کا پرتَو ہو گا۔“

(ضرورۃ الامام، روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 475)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے احمدی خواتین کے تعلق باللہ کے متعلق فرمایا:
”احمدی خواتین میں بڑی بڑی اولیاء اللہ پیدا ہوئی ہیں۔ بعض ایسی ہیں جن کو خدا تعالیٰ الہامات سے نوازتا رہا ہے۔ کشوف عطا فرماتا ہے۔ سچے رؤیا دکھاتا ہے۔ مصیبت کے وقت ان کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اور قبولیت سے متعلق پہلے سے اطلاع دی کہ یہ واقعہ اس طرح ہو گا اور اسی طرح ہوا۔ یہ وہ آخری منزل ہے جس کی طرف ہر احمدی خاتون کو لے کر ہم نے آگے بڑھنا ہے۔ تعلق باللہ کے سوا مذہب کی اَور کوئی جان نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ عبادت بھی اللہ سے محبت اور تعلق پیدا کرنے کے لئے کی جاتی ہے“۔
(مستورات سے خطاب 12 ستمبر 1992ء جلسہ سالانہ جرمنی)

رغبتِ دل سے ہو پابند نماز و روزہ
نظر انداز کوئی حصۂ احکام نہ ہو

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے احمدی خواتین کو مخاطب کر کے فرمایا:

”اے عورتو! تمہارے لئے آزادی کا وقت آگیا ہے خدا تعالیٰ نے احمدیت کے ذریعے تمہارے لئے ترقی کے بے انتہا راستے کھول دئے ہیں اگر اس وقت بھی تم نہیں اُٹھو گی تو کب اُٹھو گی؟ اگر اس وقت بھی تم اپنے مقام اور درجہ کے حصول کے لئے جدوجہد نہیں کرو گی تو کب کرو گی؟... اگر تمہارے مرد تمہاری بات نہیں مانتے اور وہ دین کی خدمت کے لئے تیار نہیں ہوتے تو تم ان کو چھوڑ دو اور انہیں بتا دو کہ تمہارا تعلق ان سے اُس وقت تک ہے جب تک کہ وہ دین کی خدمت کرتے ہیں۔“

(الازھار لذوات الخمار حصہ دوم صفحہ 83)

چنانچہ ہماری احمدی مستورات سے ہر آن اپنے ایمان کی حفاظت کرتے ہوئے اپنا قدم خدا تعالیٰ کی محبت میں آگے سے آگے بڑھایا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ لجنہ اماء اللہ کو سراہتے ہوئے فرمایا:

”ایک کھلا چیلنج ہے تمام دنیا کی خواتین کے لیے احمدی خواتین سی کوئی اور خواتین تو لا کر دکھاؤ۔ کتنی عظمت کی زندگی ہے۔ کتنے اعلیٰ مقاصد کے لیے وقف ہیں اور ان کی لذتوں کے معیار بدل چکے ہیں۔ تمہیں جو لذت سنگھار پٹار میں ملتی ہے۔ دکھاوے نمائش اور ناچ گانوں میں ملتی ہے اس سے بہت بہتر اور بہت اعلیٰ درجے کی لذتیں احمدی خواتین کی زندگی کو منور رکھتی ہیں اور ان کے دلوں میں ایسی باقی رہنے والی لذات ہیں جو اس زندگی میں بھی اس کا ساتھ دیتی ہیں اور اُس دنیا میں بھی جہاں تم سب نے مر کر پہنچنا ہے......
احمدی خواتین دنیا میں مثبت اقدام کے طور پر کیا کچھ کر رہی ہیں قوموں کی زندگی میں کتنا بھرپور حصہ لے رہی ہیں اور جیسا کہ میں نے پہلے ہی کہا ہے دنیا بھر کی تمام خواتین سے مقابلہ کر کے دیکھ لیں کہ کسی قوم میں خواتین کی اتنی بھاری تعداد اتنے مثبت اور مفید کاموں میں مصروف دکھائی نہیں دیں گی جیسے کہ احمدی خواتین دکھائی دیتی ہیں اپنے خلفائے کرام کے زیر سایہ صبر ورضائے الٰہی، توکل، زُہد اور تقویٰ کی دولت سے مالا مال نہ صرف مردوں کے شانہ بشانہ چلتی جا رہی ہیں بلکہ اولادوں کی اعلیٰ تربیت کر کے نئی نسلوں کے ذریعے جماعت کو ایک نئی اور عظیم قوت فراہم کرتی چلی جا رہی ہیں۔ آج میں احمدی عورت کو اپنے دائیں بھی لڑتے دیکھ رہا ہوں اور بائیں بھی اور آگے بھی اور پیچھے بھی۔ آج احمدی خواتین بیدار ہو کر اُٹھ کھڑی ہوئی ہیں احمدی خواتین نے ہر میدان میں میرا ساتھ دیا ہے۔ بگڑے ہوئے معاشرے کا بہترین جواب احمدی خواتین ہیں۔“

(الفضل 30/ جولائی 1999ء)

میری بہنو! ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ ہمیں ہماری ذمہ داریوں کے متعلق توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:

”خواتین کا معاشرے میں ایک اہم کردار ہے۔ ایک عورت کا بنیادی کردار اس کے گھر سے شروع ہوتا ہے جہاں وہ ایک بیوی اور ایک ماں کی حیثیت سے عمل کر رہی ہوتی ہے یا مستقبل کی ماں کی حیثیت سے اگر ابھی شادی نہیں ہوئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہماری توجہ اس طرف مبذول کروائی ہے کہ ہمیشہ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو۔ اگر عورتیں اس بات کو سمجھ لیں اور خدا کا خوف کرنے لگیں اور تقویٰ کی راہوں پر چلیں تو وہ اس قابل ہو جائیں گی کہ ایک انقلاب معاشرے میں پیدا کر دیں۔“

(جلسہ سالانہ گھانا 2004ء۔ اَلْاَزْھَارُ لِذَوَاتِ الْخِمَار۔ جلد سوم حصہ اول)

اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور آپ کو بھی یہ توفیق دے کہ ہم خدا تعالیٰ کی حقیقی عبد بنیں اور ہمیشہ ہم اور ہماری آئندہ نسلیں تا قیامت مضبوطی سے حبل اللہ کو پکڑ کر اپنے ایمان پر قائم رہیں۔ آمین۔

طالب دعا

(عائشہ نصرت جہاں)